احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 21۔اکتوبر 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 21/اکتوبر 2013ء 15 ذوالحج 1434 ہجری 21/اخاء 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 238

عشق ہے جو سر جھکا دے

کون چھوڑے خوابِ شیریں کون چھوڑے اکل و شُرب
کون لے خارِ مُغیلاں چھوڑ کر پُھولوں کے ہار
عشق ہے جس سے ہوں طے یہ سارے جنگل پُر خطر
عشق ہے جو سر جُھکا دے زیرِ تیغِ آب دار

(درثمین)

ہفتہ تعلیم القرآن

سال 2013ء کا چوتھا ہفتہ تعلیم القرآن مورخہ 8 تا 14 نومبر 2013ء منایا جارہا ہے۔ تمام امراء کرام اور سیکرٹریانِ تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسبِ پروگرام ہفتہ تعلیم القرآن منائیں۔ ہفتہ قرآن کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران ہفتہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فردِ جماعت روزانہ کم ازکم دو رکوع تلاوت کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی پڑھے۔

☆ دورانِ ہفتہ عہدیداران (خصوصاً سیکرٹری تعلیم القرآن) گھروں کا دورہ کر کے احبابِ جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کرے۔ روزانہ تلاوت کی اہمیت کے بارے میں توجہ دلائیں۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں جو ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی ایک معین فہرست تیار کرکے ان کو مستقل بنیادوں پر قرآن کریم پڑھانا شروع کریں۔

☆ ناظرہ قرآن کلاسز اور ترجمہ قرآن کلاسز میں بھرپور حاضری کی کوشش کریں، اگر کلاسز نہیں ہو رہیں تو دورانِ ہفتہ جاری کریں۔

☆ دورانِ ہفتہ ایک اجلاس عام منعقد کرائیں جس میں فضائل و برکاتِ قرآن کا تذکرہ ہو، اس میں ذیلی تنظیموں کے ممبران کو بھی شامل کریں ۔نیز مقابلہ تلاوت، مقابلہ حفظ قرآن اور مقابلہ نظم (از منظوم کلام حضرت مسیح موعود بابت قرآن کریم) کے پروگرام بنائیں۔

دورانِ ہفتہ فضائلِ قرآن کے بارے میں درس دیئے جائیں۔

☆ ہفتہ قرآن پر عمل کرکے اس کی رپورٹ ماہانہ رپورٹ تعلیم القرآن ماہ نومبر 2013ء کے ہمراہ ارسال کریں۔

(ناظر تعلیم القرآن ووقف عارضی)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

(الفضل 14/اکتوبر 2013ء کو شائع ہونے والے پہلے اقتباس میں غلطی رہ گئی تھی اسے درستی کے ساتھ دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔)

حضرت میر ناصر نواب صاحب فرماتے ہیں: ’’ایک امرتسری وکیل صاحب نے اپنا عجیب قصہ سنایا جس سے مرزا صاحب کی اعلیٰ درجہ کی کرامت ثابت ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وکیل صاحب پہلے سنت جماعت مسلمان تھے جب جوان ہوئے رسمی علم پڑھا تو دل میں بسبب مذہبی علم سے ناواقفیت اور علمائے وقت اور پیرانِ زمانہ کے باعمل نہ ہونے کے شبہات پیدا ہوئے اور تسلی بخش جواب کہیں سے نہ ملنے کے باعث سے چند بار مذہب تبدیل کیا۔ سنی سے شیعہ بنے،......آریہ ہوئے، چند روز وہاں کا مزہ چکھا مگر لطف نہ آیا۔ برہمو میں شامل ہوئے ان کا طریق اختیار کیا لیکن وہاں بھی مزہ نہ پایا۔ نیچری بنے لیکن اندرونی صفائی یا خدا کی محبت، کچھ نورانیت کہیں بھی نظر نہ آئی۔ آخر مرزا صاحب سے ملے اور بہت بیباکانہ پیش آئے مگر مرزا صاحب نے لطف سے مہربانی سے کلام کیا اور ایسا اچھا نمونہ دکھایا کہ آخر کار (دین) پر پورے پورے جم گئے اور نمازی بھی ہوگئے۔ اللہ اور رسولؐ کے تابعدار بن گئے اب مرزا صاحب کے بڑے معتقد ہیں۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 638)

’’حضرت پیر افتخار احمد صاحب بڑھاپے اور ضعف کی حالت میں بھی بیت الذکر میں تشریف لاتے۔ آخری عمر میں زیادہ دیر تک بیٹھ نہ سکتے تھے۔ جماعت شروع ہونے سے قبل بیت الذکر میں لیٹ جاتے اور باجماعت نماز کا انتظار فرماتے۔‘‘ (الفضل 2 فروری 1951ء)

’’حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب سرگودھا (بیعت 1907ء) فرمایا کرتے تھے کہ بیعت سے پہلے میں صوم و صلوٰۃ کا تارک تھا لیکن بیعت کے خط میں ہی حضرت اقدس سے اوامر کی پابندی کے لئے دعا کی درخواست کی چنانچہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ خدا کا فضل ہے اس کے بعد سفر اور حضر میں بیماری اور صحت کی حالت میں ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد 17 ص 165)

حضرت ماسٹر فقیر اللہ صاحب فرماتے ہیں: ’’نماز کا میں شروع سے پابند رہا ہوں۔ بیعت کے بعد میں نماز میں خاص لذت محسوس کرنے لگا۔‘‘ (رفقاء احمد جلد 10 ص 17)

’’کشمیر کے حضرت میاں سانولا صاحب نماز کے پابند تھے۔ ایک دن سجدہ کی حالت میں روح جسم سے پرواز کرگئی۔‘‘ (تاریخ احمدیت کشمیر ص 68)

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ اماء اللہ سے خطاب

برموقع جلسہ سالانہ یوکے 2013ء بطرز سوال وجواب

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

ان جوابات کے سوالات مورخہ 28 ستمبر 2013ء کے روزنامہ الفضل میں شائع ہو چکے ہیں

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

ج: حضور انور نے یہ خطاب مورخہ 31/اگست 2013ء کو حدیقۃ المہدی بمقام آلٹن لنڈن میں برموقعہ جلسہ سالانہ U.K لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں ایک احمدی کا کیا لائحہ عمل بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جو مختلف قوموں، مختلف مذاہب، مختلف ملتوں اور مختلف تمدنوں سے آکر ایک جماعت بن کر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ تو ہمارا ایک خاص مقصد ہے اور وہ قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کی حکومت کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود کی بیعت کی شرائط میں سے شرط کا ایک حصہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کرنا ہے۔

س: معاشرہ کے تمام فسادات کس طرح ختم ہو سکتے ہیں؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ تمہیں عدل کا، احسان کا اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ یہ تین باتیں یا تین نیکیاں ایسی ہیں کہ اگر پوری پابندی کے ساتھ معاشرہ میں ان کا رواج ہو جائے، ان پر عمل شروع ہو جائے تو معاشرہ کے تمام فسادات ختم ہو سکتے ہیں۔

س: ''عدل'' کے مضمون کو بیان کریں؟

ج: فرمایا عدل کہتے ہیں برابری کے سلوک کو، انصاف کے ساتھ فیصلے کو، صحیح گواہی دینا بھی عدل ہے اور سچائی اور راست بازی بھی عدل ہے معاملات کو صحیح طرح سرانجام دینا بھی عدل ہے فیصلہ کرنے والے ادارہ یا اتھارٹی کا کام ہی صرف نہیں کہ وہ عدل کرے بلکہ ہر انسان اپنے دائرہ میں بعض فیصلے کر رہا ہوتا ہے۔ پھر فیصلہ عدل سے ہو۔

س: حضور انور نے عورتوں اور مردوں کے کن بڑھتے ہوئے مسائل کو بیان کیا؟

ج: شادی بیاہ مرد عورت کا ایک ایسا رشتہ ہے جس میں کسی ایک فریق کی طرف سے زیادتی اور انصاف سے کام نہ لینا نہ صرف اس رشتہ کے قائم رکھنے میں مسائل پیدا کرتا ہے بلکہ اولاد کے مستقبل اور زندگی پر بھی اس کے منفی اثرات پڑتے ہیں۔

س: گھروں میں بدامنی اور گھروں کے ٹوٹنے کی بڑی وجوہات کیا ہیں؟

ج: اکثر معاملات جو سامنے آتے ہیں ان میں، گھروں میں بدامنی اور گھروں کے ٹوٹنے کی وجہ مرد یا عورت کی انانیت یا خودغرضی ہوتی ہے۔

س: اللہ تعالیٰ نے آپس کے تعلقات میں خاص طور پر کس بات کا حکم دیا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ نے آپس کے تعلقات میں خاص طور پر ''قول سدید'' کا حکم دیا ہے تو یہ بھی اس لئے کہ ایک دوسرے کے حق اس کے بغیر ادا نہیں ہو سکتے۔

س: معاشرہ کے حسن کی بنیاد کس وقت مضبوط ہوتی ہے؟

ج: معاشرہ کے حسن کی بنیاد اس وقت مضبوط ہوتی ہے جب ہر جگہ ہر موقعہ پر ہر لحاظ سے عدل سے کام لیا جائے۔ پھر اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا کرنا بھی عدل ہے۔

س: ایک عورت کی کیا ذمہ داری ہے؟

ج: فرمایا! ایک عورت کی ذمہ داری اس کے گھر کی ذمہ داری ہے یہ سب سے پہلی ذمہ داری ہے۔ آنحضرتؐ نے گھر کی نگرانی عورت کے سپرد فرمائی ہے۔

س: ''می ٹائم'' Me Time کی ایک نئی ٹرم کیا ہے؟ اس کی بابت حضور انور نے کیا رہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! یہاں یورپ میں یا اس ملک میں ایک می ٹائم Me Time کی ایک نئی ٹرم رواج پا گئی ہے کہ اپنا وقت لینا ہے۔ اپنی مرضی سے آزادی سے پھرنا ہے۔ فرمایا یہ انتہائی غلط سوچ ہے ...... پس ہر ایک کا یہ کام ہے کہ اپنے اپنے دائرہ میں اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔

س: بچوں کی بربادی کی کیا وجوہات ہیں؟

ج: فرمایا! اکثر معاملات میں خاوندوں کی وجہ سے بچے برباد ہو رہے ہوتے ہیں گویا مرد اور عورت دونوں ذمہ دار ہیں اس بات کے کہ اپنی ذمہ داریوں کو انصاف سے ادا کریں...... کو بھی میں کہتا ہوں کہ وہ اپنی نسلوں کو بچانے کی کوشش کریں۔ بیویوں کا بھی حق ادا کریں اور بچوں کا بھی حق ادا کریں اور یہ حق ادا ہوتے ہیں پیار سے، محبت سے اور اعتماد کی فضا قائم کرتے ہوئے۔

س: اگر سخت فیصلہ کرنا پڑے تو فریقین میں سے فیصلہ کا اختیار کس کو ہے؟

ج: فرمایا! حق قائم کرنے کے لئے اگر سخت فیصلہ بھی کرنا پڑے تو کیا جائے لیکن یہ فیصلہ کرنے کا اختیار خود فریقین کو نہیں بلکہ تیسرے شخص یا ادارہ کو ہے۔

س: علیحدگی اور خلع کے معاملات میں کس طرح فیصلہ کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! ایسے معاملات جہاں علیحدگیاں بھی ہوئی ہوں، خلع کے معاملات بھی ہوں اس وقت بھی بڑے سوچ سمجھ کر اور دعاؤں کے بعد یہ فیصلے کرنے چاہئیں۔

س: خاندانوں میں کس طرح حسن سلوک کے نمونے نظر آئیں گے؟

ج: فرمایا! احسان یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھی اچھائی سے دینا، عفو اور درگزر اور صرف نظر سے کام لینا ہے۔ خود کوشش کر کے مدد کے اور اچھائی کے راستے تلاش کرنے ہیں۔

س: ایک مومن کس وقت حقیقی مومن کہلاتا ہے؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک مومن اس وقت حقیقی مومن کہلاتا ہے جب دنیا کے تعلقات میں بھی بے غرضانہ جذبات ہوں۔ بنی نوع انسان کے لئے خدمت کا جذبہ اور جوش ہو......۔

س: حضور انور نے فحشاء اور منکر کی کیا وضاحت بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! فحشاء کا مطلب ہے انتہائی درجہ کا گند، گناہ اور ہر وہ بات جس سے خدا تعالیٰ نے روکا ہے۔ اگر فحشاء منکر کے ساتھ آئے تو اس کا مطلب ہے کہ ایسی بدی جس کا علم صرف اس بدی کے کرنے والے کو ہو اور منکر وہ بدی ہے جس کا علم دوسروں کو بھی ہو جائے لیکن اس کا اثر دوسروں پر نہ پڑے یا بہت کم متاثر ہوں لیکن دنیا اس کو برا محسوس کرتی ہو۔

س: بغی کے معانی کیا ہیں؟

ج: فرمایا! بغیا یا بغی کے مختلف معانی ہیں مثلاً غلط کام کرنا، نقصان پہنچانا، دھوکہ دہی کرنا، ناانصافی کرنا اور دوسروں کا حق مارنا۔

س: نیکی کی اعلیٰ ترین مثال ایتاء ذی القربیٰ کے متعلق بیان کریں؟

ج: فرمایا! اس طرح قربانی جس طرح ایک ماں بچے کے لئے کرتی ہے بے غرض ہو کر بغیر کسی بدلہ کے اور خواہش کے۔ ماں اور بچے کا رشتہ ایسا ہے جس میں کوئی غرض نہیں ہو سکتی حق لینے کی خواہش کی بجائے حق دینے کی خواہش ہو۔

س: سلام پھیلانے کے حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ایسی باتوں سے بھی بچو جو براہ راست کسی کو نقصان نہیں پہنچاتیں لیکن بداخلاقی کا باعث بناتی ہیں۔ مثلاً ایک مجلس میں بیٹھے ہیں یا کسی سے آمنا سامنا ہوا ہے ایک شخص وہاں آ کے سلام کرتا ہے اور دوسرا تکبر کی وجہ سے یا معمولی رنجش کی وجہ سے سلام کا جواب دینے کو ضروری نہ سمجھتے ہوئے جواب نہیں دیتا جبکہ حکم ہے کہ سلام پھیلاؤ۔

س: چغلیاں کرنے کی عادت کے متعلق حضور انور نے اپنے خطاب میں کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! ایک دوسرے کے پیچھے باتیں کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یہ چغلیاں گناہ ہے۔ خدا تعالیٰ تو یہاں تک فرماتا ہے کہ یہ چغلیاں کرنا اسی طرح ہے جس طرح تم نے مردہ بھائی کا گوشت کھا لیا۔

س: چھوٹی چھوٹی برائیاں کس طرح بڑی برائیاں بن جاتی ہیں؟

ج: فرمایا! اگر آدمی ...... چھوٹی چھوٹی برائیوں کو بھی وقعت دینا چھوڑ دیں تو یہی چھوٹی چھوٹی برائیاں پھر بڑی برائیاں بن جاتی ہیں۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں کن دو عہدوں کا ذکر اور ان کے پورا کرنے کے بارہ میں ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ سے عہد دو طرح کے ہیں۔ ایک عہد بیعت کا ہے اور ایک عہد اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اللہ تعالیٰ کے نام پر کئے گئے عہد اور وعدے ہیں۔

س: حضور انور نے اپنے خطاب میں عورت کا کیا مقام بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے ہاں جزا دینے کے معاملہ میں مرد اور عورت کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں عورت اور مرد برابر ہیں جو بھی نیک اعمال کرے گا وہ جزا پائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا پیارا ہو جائے گا اور ان اعتراض کرنے والوں کا بھی منہ بند کیا گیا ہے جو (دین حق) کی تعلیم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ (دین حق) عورت کو اس کا حق نہیں دیتا اور دوسرے درجہ کا سمجھتا ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں اپنے حقوق دیکھیں اپنی ذمہ داریاں دیکھیں اپنے فرائض دیکھیں اور پھر اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی کوشش کریں۔ جب یہ معیار حاصل کر لیں گی تو اپنے سکون کے سامان بھی کریں گی۔ اپنی نسلوں کے سنوارنے کے سامان بھی کریں گی اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بھی بنیں گی۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

5

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ سنگاپور

استقبالیہ تقریب کے شرکاء، عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ، مہمانوں کا تعارف اوران کے تاثرات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

26 ستمبر 2013ء

(حصہ دوم آخر)

استقبالیہ تقریب سے خطاب میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مزید فرمایا:

ہم دیکھتے ہیں کہ مسائل کی بنیادی وجوہات اور بڑھتی ہوئی رنجشیں دونوں اطراف سے ہی جنم لیتی ہیں۔ ایک طرف تو وہ مدد کی درخواست کرنے والے ممالک نے عجیب وغریب مطالبات کئے اور دوسری طرف نسبتاً امیر ممالک وسیع تر مفاد کے لئے ضرورت کے مطابق قربانی کو تیار نہ تھے۔ ان دونوں وجوہات کے باعث موجودہ حالات مزید خراب ہوگئے ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاہم اسلام یہ نصیحت کرتا ہے کہ بہترین ماحول یعنی امن اور ہم آہنگی کا ماحول، صرف اس صورت قائم ہوسکتا ہے کہ جب دونوں فریق باہم مل کر وسیع تر مفاد کی خاطر کام کریں۔ غریب کو لازماً اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہئے اور مزید محنت کرنی چاہئے تاکہ وہ اپنے وسائل اور دولت سے فائدہ حاصل کرسکے اور دوسری طرف امیر کو اپنے بھائی بہنوں کی مدد کرنے کے لئے حقیقی قربانی کے جذبہ کا بخوشی اظہار کرنا چاہئے۔ انہیں یہ بات سمجھنی چاہئے کہ ان کی دولت اور وسائل سب اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں۔ لہٰذا یہ وسائل ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کے لئے استعمال کئے جانے چاہئیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انتہائی افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایسے بہترین اصول آج کی (۔) دنیا میں، جنہیں یہ تعلیمات دی گئی تھیں، اپنائے نہیں جارہے اور نہ ہی ان پر غیر مسلم دنیا میں عمل ہو رہا ہے، جو کہ لوگوں کے حقوق ادا کرنے کے بہانگِ دہل دعوے کرتے ہیں۔ یقیناً ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہزاروں لاکھوں افراد ایسے ہیں جو بھوک اور غربت کا شکار ہیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آخر پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بہت وسیع مضمون ہے اور میں نے اس وسیع مضمون کے صرف ایک حصہ کے ایک چھوٹے سے پہلو کو بیان کیا ہے۔ یقیناً یہ چیز دنیا کی ضرورت بن گئی ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ اب دنیا ایک گلوبل ولیج بن چکی ہے۔ اگر ہم ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے میں ناکام ہو گئے تو وہ بے چینی جو پہلے ہی جنم لے چکی ہے وہ انتہائی خطرناک اور تباہ کن نتائج پر منتج ہوگی۔ تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ پہلی دونوں عالمی جنگوں کا بہت بڑا باعث معاشی صورتِ حال ہی تھی، جس سے یہ علاقہ بھی متاثر ہوا تھا جہاں آپ رہ رہے ہیں۔ اگر ایسے حالات پھر سے غالب آجائیں تو یہ کہنا انتہائی مشکل ہے کہ پھر کون محفوظ اور کون غیر محفوظ ہوگا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم امید کرتے ہیں کہ دنیا ہر قسم کی تباہی اور خطرہ سے محفوظ ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرتے ہوئے ہم صرف دعا ہی کرسکتے ہیں اور ہر ایک کو حقائق سے آگاہ کرسکتے ہیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ ایسا نہ ہو کہ آنے والی نسلیں ہمیں مجرم سمجھیں اور حقارت کی نظر سے دیکھیں۔

اختتام سے قبل میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے اس پروگرام میں شامل ہونے کے لئے کوشش کی اور وقت نکالا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل کرے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بجکر 47 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضورِ انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد کھانا پیش کیا گیا۔ کھانے کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں کو ملنے کا موقع عطا فرمایا۔ حضورِ انور سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے اور جملہ مہمانوں نے ایک قطار کی صورت میں حضورِ انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضورِ انور ساتھ ساتھ مہمانوں سے گفتگو بھی فرماتے رہے۔ مہمانوں نے تصاویر بھی بنوائیں۔

تقریب کے شرکاء

آج کی اس اہم تقریب میں سنگاپور کے علاوہ کمبوڈیا، انڈونیشیا، ملائشیا، فلپائن اور میانمار (برما) سے یکصد سے زائد غیر از جماعت سرکردہ حکام اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

کمبوڈیا سے درج ذیل مہمان اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آئے۔

Mrs. Keo Sotheary ڈائریکٹر جنرل منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجیئن

Mrs. Min Chandyneth کیبنٹ ڈائریکٹر منسٹری آف کلچر اینڈ ریلیجیئن

Mr.Say Amnann ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ آف انٹرنیشنل کوآپریشن کمبوڈیا

Mr. Uong Vihal آفس سیکرٹری آف سٹیٹ منسٹری کلچر اینڈ ریلیجیئن

انڈونیشیا سے اس تقریب میں 48 غیر از جماعت مہمان شامل ہونے کے لئے سنگاپور پہنچے۔ انڈونیشیا سے آنے والے مہمانوں میں

Mr.Zjhairi Misrawi موصوف Peoples Repersentatives Assembly of Indonesia کے سپیکر کے ایڈوائزر ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر قاسم Mathar (Alauddin یونیورسٹی)

(Mr. Kahto Sofianto) Ph.D ہیں اور ہانڈانگ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں۔)

Mr. Saefd Abdullah (Ex- Chief of FPI - Bandung)

Mr. Dedy Jamaludin سابق ممبر آف پارلیمنٹ انڈونیشیا

Mr. Muhammad Suhan Bandung یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔

Mr. Zuli Qadir Jogjakarat یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔

Mr. Andar Nobono جکارتہ یونیورسٹی لیکچرار ہیں۔

Mr. Muhammad Sodik Jogjakarta یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔

Mr. Ahmad Syafi Mufid حکومت کے مذہبی امور کے ڈیپارٹمنٹ میں ریسرچر ہیں۔

Mrs. Alissa Qotrunnada (سابق صدر مملکت انڈونیشیا عبدالرحمٰن واحد کی بیٹی ہیں)

علاوہ ازیں انڈونیشیا کی سب سے بڑی مذہبی جماعت نہضۃ العلماء (Nahdhatul Ulama) کے مختلف شعبوں اور ڈیپارٹمنٹس سے تعلق رکھنے والے آٹھ افراد آئے۔

اسی طرح بعض اخبارات اور رسائل کے جرنلسٹس شامل ہوئے۔ بعض ایسے سکالرز بھی شامل ہوئے جو مختلف اداروں میں بطور Researcher کام کر رہے ہیں اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد بھی انڈونیشیا سے آنے والے مہمانوں میں شامل تھے۔

عظیم الشان کامیابیوں کا پیش خیمہ

انڈونیشیا میں جہاں علماء کی طرف سے جماعت کی شدید مخالفت ہے اور پرسیکیوشن ہو رہی ہے۔ گزشتہ سالوں میں احمدیوں کو شہید بھی کیا گیا ہے بہت سے زخمی بھی ہوئے۔ بیوت الذکر میں توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اور بیوت الذکر جلائی جاتی ہیں اور بعض بیوت الذکر، مشن ہاؤسز مقامی حکومتی اداروں کی طرف سے سیل بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ ان سب مخالفانہ حالات کے باوجود مختلف حکومتی اور تعلیمی اور بعض دوسرے اداروں سے تعلق رکھنے والے صاحب علم افراد کا محض آج کی اس تقریب میں شمولیت کے لئے سنگاپور کا سفر اختیار کرنا، یقیناً ایک نشان ہے۔ اور ان عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کا پیش خیمہ ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے احمدیت کو دنیا کے اس خطہ زمین میں بھی عطا ہونے والی ہیں۔

مزید مہمانوں کا تعارف

پھر ملک فلپائن سے درج ذیل مہمان سفر کر کے آئے اور آج کی اس تقریب میں شامل ہوئے۔

Mr. Eddie Jarja یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

Mr. Yul Olaya، UN آفیشل ہیں۔

Mr. Gumail Alim (Executive Director Consortium of Bangshoro Civil Society)

Mr. Barakatul Caudaag (سابق ایجوکیشن منسٹر اور Attorney At Law ہیں)

ملک میانمار (برما) سے Mr. Shar Nyi شامل ہوئے جو Political & Social Activist ہیں۔

ملک سنگاپور سے اس تقریب میں 39 سرکردہ افراد اور مختلف شعبوں اور اداروں سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔ ان مہمانوں میں!

Mr.Lee Koon Cnoy (جو سنگاپور کے مختلف ممالک میں ایمبیسیڈر اور منسٹر آف سٹیٹ رہ چکے ہیں اور ملک سنگاپور کے بانی ممبران میں سے ہیں اور موجودہ پرائم منسٹر کے قریبی عزیزوں میں سے ہیں)

برٹش ہائی کمشنر سنگاپور، فرسٹ سیکرٹری جرمن ایمبیسی، فرسٹ سیکرٹری ہائی کمیشن آف انڈیا، Premier سیکرٹری فرانس ایمبیسی، Ms. Hellen Laose جرمن ایمبیسی، سابق وزیر خارجہ بنگلہ دیش، ڈاکٹر افتخار چوہدری سابق وزیر خزانہ پاکستان، شاہد جاوید برکی (موصوف اس وقت ورلڈ بینک میں وائس پریذیڈنٹ ہیں)

پروفیسر ریاض حسن Flinders University سنگاپور

پولیس انسپکٹر Mr. Harbans Sing

سینئر ایسوسی ایٹ Mr. Johnson Paul ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف ساؤتھ ایشین سٹڈیز

اس کے علاوہ ریڈ کراس اور مختلف آرگنائزیشن اور چیریٹیز کے نمائندے، ہندو آرگنائزیشن اور دیگر تنظیموں کے افراد، اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد شامل تھے۔

پیغامات

اس تقریب کے حوالہ سے سنگاپور حکومت کے سرکردہ حکام کی طرف سے جوابی خطوط اور یہ پیغامات بھی موصول ہوئے۔

صدر مملکت سنگاپور Hon Tony Tan Keng Yam کی طرف سے خط موصول ہوا۔ موصوف نے لکھا کہ وہ اس تقریب سمپوزیم کی کامیابی کیلئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ درج ذیل وزراء نے اس پروگرام کی کامیابی کیلئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

منسٹر فار ڈیفنس (وزیر دفاع) آنریبل ڈاکٹر NG ENG HEN

منسٹر فار کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن آنریبل ڈاکٹر یعقوب ابراہیم۔

منسٹر پرائم منسٹر آف سیکنڈ منسٹر فار ہوم افیئرز اینڈ ٹریڈ اینڈ انڈسٹری Hon. 5 Iswaran

ڈپٹی پرائم منسٹر، منسٹر فار فنانس
Hon. Tharman Ihanmuga Ratnam

سینئر منسٹر آف سٹیٹ Hon Masgos Zulkifli

سینئر منسٹر آف سٹیٹ Hon. MS Indrince Rajah

منسٹر آف سٹیٹ Hon. Dr Any Khor

علاوہ ازیں مختلف ملکوں اور اداروں سے تعلق رکھنے والے دیگر افراد نے بھی اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

اس تقریب کا اختتام رات دس بجے ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ساڑھے دس بجے بیت طٰہٰ تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

مہمانوں کے تاثرات

آج کی اس تقریب کے بارہ میں مختلف مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے۔

Mr. Ida Rosyidah جو Abdurrohim Indonesian Mosque Council's Muslimah Talent Department کے ہیڈ ہیں۔ سٹیٹ اسلامک یونیورسٹی جکارتہ میں لیکچرار ہیں اور اسی یونیورسٹی میں Women Study Center کے ہیڈ ہیں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

"وہ حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ جماعت کو چاہئے کہ وہ ترقی یافتہ ممالک کے علوم وفنون ترقی پذیر ممالک میں لے کر جائے اور اس طرح عالمی ناانصافی اور غربت سے لڑنے کے لئے سب کی رہنما جماعت بنے۔ کیونکہ آج دنیا کی کسی بھی تنظیم کے پاس اس قسم کا نظام اور قیادت نہیں ہے جو جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی دین کا صحیح نمونہ ہے۔"

Mrs. Evi Sofia Inayati موصوفہ The National Board of Nasy.atul Aisyah کی چیئر وومین رہ چکی ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب نہایت دلچسپ اور مؤثر تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ اس خطاب سے بالخصوص اسلامی دنیا میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی۔

Mr. Elga Saparung جو Yogyakarta میں انٹرفیتھ ڈائیلاگ کے ممبر ہیں نے کہا کہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب بہت پُر اثر تھا۔ حضور انور نے اپنے خطاب میں ان تمام پہلوؤں کو چھوا ہے۔ جس کا آجکل دنیا کو سامنا ہے۔ مثلاً مختلف ثقافتوں کا ملاپ، تعلیم، امن اور اقتصادیات وغیرہ۔

Mr. Asep Rizal جو تاسک ملایا میں Youth Movement کے ممبر ہیں نے کہا کہ

"حضور انور کا خطاب تمام انڈونیشین لوگوں تک پہنچنا چاہئے تاکہ وہ امن اور ہم آہنگی پر مشتمل اسلامی تعلیمات کو سمجھ سکیں۔"

Mr. Kunto Sofianto جو Ph.D ہیں اور انڈونیشیا میں Padjadjaran یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

حضور کے چہرہ پر اخلاص کا نور ہے۔ میری خواہش ہے کہ انڈونیشیا کے وہ لوگ جو احمدیوں کے مخالف ہیں وہ حضور سے خود ملیں اور حضور کی باتیں سنیں تاکہ ان کے دل کھلیں۔ آج صرف جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہی ہیں جو دین حق کو امن پسند مذہب کے طور پر پیش کر رہے ہیں۔

ملائشیا سے آنے والے ایک مسلمان ڈاکٹر Bernard Maraat نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے آج کے ایڈریس نے میرے دل پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ ہمارے اس ریجن میں اس ایڈریس کی بہت زیادہ ضرورت تھی۔ مجھے امید ہے اور میری خواہش ہے کہ اس جیسا پروگرام ملائشیا میں بھی ہو۔

Mr. Wahyu Iryana جو اسلامک یونیورسٹی بانڈرنگ انڈونیشیا میں لیکچرار ہیں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضور انور نے آج جو خطاب فرمایا ہے میں اس خطاب سے پوری طرح متفق ہوں اور حضور کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ حضور نے یہ درست فرمایا ہے کہ بہتر زندگی کے قیام کے لئے، امت کے اتحاد اور باہمی برداشت کیلئے امن کا قیام ایک کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔

سنگاپور سے ہندو ایسوسی ایشن کے ایک ممبر نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

حضور انور کے خطاب نے بہت متاثر کیا ہے۔ میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی ایک بہت ہی خوشی کا موقع تھا۔ قیام امن کے حوالہ سے اور دنیا میں دین کی حقیقی تصویر پیش کرنے پر حضور انور کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔

Miss Yunita جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کی سیکرٹری ہیں نے کہا میں آج اس پروگرام میں شریک ہو کر بہت متاثر ہوئی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی تقریر سے مجھے معلوم ہوا ہے کہ دین حق ایسا مذہب ہے جو انسانیت، انصاف اور امن کے قیام کو فوقیت دیتا ہے۔

Dr. Maria Ulfah Anshor جو انڈونیشیا کمیشن فار چائلڈ پروٹیکشن اور نوجوان لڑکیوں کی تنظیم کی چیئر پرسن ہیں اور ایک کالج میں لیکچرار ہیں اور ممبر آف پارلیمنٹ بھی رہ چکی ہیں۔ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

"خلیفۃ المسیح کا خطاب بہت متاثر کن تھا۔ خلیفۃ المسیح نے اپنے خطاب میں عصر حاضر کے مسائل اور ان کا حل بیان فرمایا ہے اس نے ہمیں بہت متاثر کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم اور مشکل ترین حالات میں جماعت احمدیہ کا جو رد عمل ہے وہ بہت قابل تعریف ہے۔"

Mr. Pitoyo جو انڈونیشین اخبار Taibune Jabar کے جرنلسٹ ہیں اور احمدیت کے موضوع پر Ph.D کر رہے ہیں۔ نے اپنے تاثرات کے اظہار میں کہا۔ حضور انور کی تمام تر تقریر دینی تعلیمات پر مبنی تھی حضور انور نے انسانیت، انصاف اور امن پر مبنی اقتصادی نظام کے بارہ میں جو تعلیمات بیان کی ہیں۔ اس نے گہرا اثر کیا ہے میں ان سب امور سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔

Mr. Firhan Prianto جو بانڈونگ انڈونیشیا میں انٹرفیتھ کمیونٹی کے کوآرڈینیٹر ہیں، نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت کی انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے نمائش دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں۔ مجھے حضور سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ حضور کا خطاب پُر اثر تھا۔ میں تمام باتوں سے اتفاق کرتا ہوں اور حضور کے خیال سے بھی اتفاق کرتا ہوں کہ مذہب کے اختلاف کے باوجود ہم انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

برطانیہ کے ایک انگریز نوجوان، جو سنگاپور میں گزشتہ 27 سال سے مقیم ہیں اور یہاں مسلمانوں کی ایک کمپنی میں Job کرتے ہیں۔ وہ بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں نے اس پروگرام میں شامل ہونے کا ارادہ کیا تو میری کمپنی والوں نے مجھے روکا کہ اس پروگرام میں شامل نہیں ہونا۔ دو تین بار روکا اور مجھے یہ بھی کہا کہ تمہیں فارغ کر دیں گے۔ لیکن اس کے باوجود میں شامل ہوا۔

موصوف نے تقریب کے بعد اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ میں پہلے سے مسلمان ہوں۔ لیکن دین حق کی سچی اور حقیقی تعلیم آج سنی ہے وہ زندگی میں پہلی بار سنی ہے اور دین حق کی یہ تصویر پہلی مرتبہ دیکھی ہے۔ جب میں یوکے آؤں گا تو حضور انور سے وہاں بھی ملوں گا۔

اس خطہ زمین میں آج کی یہ تقریب اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی آئندہ عظیم الشان فتوحات کے لئے ایک بنیادی اینٹ اور ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز۔

سہیل احمد لون

پاکستان ریلوے کی تاریخ اور ریل کا سفر

ریلوے کا بہترین نظام ہمیں ملا تھا مگر آج یہ ادارہ زندگی کی آخری سانسیں لے رہا ہے

نقل و حمل کا دور جانوروں پر سواری سے شروع ہوا پھر پہیہ کی ایجاد ہوئی تو نقل و حمل میں استعمال ہونے والا پہیہ آج تک ایسے گھومتا جا رہا ہے جیسے زمین اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے مگر وقت کے ساتھ ساتھ اس میں جدت آتی گئی۔ کبھی انسان یا جانور چھکڑے کو کھینچتا تھا پھر موٹر کی ایجاد نے انسانوں اور حیوانوں سے سارا بوجھ اپنے سر لے لیا۔ ترقی کے منازل طے کرتے ہوئے زمین، پانی اور فضاء میں سفر کرنا آسان اور تیز ترین ہوتا گیا۔ ذرائع نقل و حمل کے اس وسیع خاندان میں ’’ریل‘‘ کافی دیر بعد دنیا میں متعارف ہوئی۔ مگر بہت جلد اس کا شمار دنیا کے اہم ترین ذرائع نقل و حمل میں کیا جانے لگا۔ جیمز واٹ نے بھاپ سے چلنے والا انجن ایجاد کیا تو 1804ء میں پہلی مرتبہ ریلوے کے بارے میں سوچا گیا۔ 1812ء میں امریکی انجینئر اولیور ایونز نے بھاپ کی مدد سے چلنے والے انجن کو دنیا میں متعارف کروایا جو لوہے کی پٹڑیوں پر چلنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ امریکہ میں ہونے والی خانہ جنگی کی وجہ سے اس کا منصوبہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکا۔ اس کے بعد اس سوچ کو مزید آگے بڑھانے کے لئے برطانیہ جو اس وقت تقریباً آدھی دنیا میں حکمرانی کر رہا تھا اس کا ایک صنعتکار اور امیر شخص ولیم جیمز نے کوئلے سے چلنے والی گاڑی کا منصوبہ پیش کیا۔ جس پر عمل کرتے ہوئے اس وقت کے دنیا کے سب سے زیادہ صنعتی شہر مانچسٹر سے لیور پول تک ریلوے کا منصوبہ شروع کیا گیا۔

ولیم جیمز کاروبار میں دیوالیے کی وجہ سے اس کو مکمل نہ کر سکا۔ لہٰذا اس کام کو جارج سٹیفن سنز نے پورا کیا۔ اسی وجہ سے اس کو ’’ریل‘‘ کا موجد بھی کہا جاتا ہے۔ 15 ستمبر 1830ء کو پہلی مال بردار اور مسافر گاڑی مانچسٹر سے لیور پول روانہ ہوئی۔ پارلیمینٹ نے اس ریلوے کا بل منظور کیا جس میں یہ واضح کیا گیا کہ قانون بنانے والے ادارے، حساس ادارے، پولیس وغیرہ اس کو سپورٹ کرے گی۔ اس کے ساتھ ڈاک کی ترسیل کا کام بھی اس کے ذمے ہو گا۔ 1850ء تک برطانیہ کے تمام بڑے شہروں میں ریلوے کا نظام متعارف کروا دیا گیا تھا۔ 1832ء میں پہلی بار برطانیہ کے تسلط میں ہندوستان میں بھی ریلوے کا نظام متعارف کروانے کا منصوبہ پیش کیا گیا۔

ایسٹ انڈیا کمپنی کے دفاتر سے لندن میں برطانوی حکومت کو برصغیر میں فوجی اور تجارتی مقاصد کے لئے ریلوے کے قابل عمل ہونے کی ایک رپورٹ بھیجی۔ جس کے لئے 1840ء میں برطانوی حکومت نے لندن میں اجلاس کے دوران برصغیر میں ریلوے پر سروے کرنے کا حکم جاری کیا۔ جس کے لئے 1844ء میں برطانوی انجینئر میکڈونلڈ اسٹیفن سنز نے سروے مکمل کر کے اس کے منافع بخش ہونے کی یقین دہانی کی رپورٹ لندن بھجوا دی۔ 1852ء میں بمبئی سے تھانہ 35 کلومیٹر ریلوے ٹریک بچھانے کا آغاز کیا گیا۔ 16/اپریل 1852ء کو پہلی ٹرین 400 مسافروں کو لے کر بمبئی سے تھانہ روانہ ہوئی جس کو بھاپ کی مدد سے چلنے والے تین انجن چلا رہے تھے۔ برصغیر اس کی اس پہلی ٹرین کو 21 توپوں کی سلامی دی گئی۔ یوں ہندوستان کی سست تہذیب اپنے تیز رفتاری کے پہلے سفر پر چل پڑی۔ 1853ء میں بنگال میں ہوڑاہ سے ہگلی تک ریلوے لائن بچھا دی گئی۔ یوں 1854ء میں ہندوستان میں دوسری ٹرین سروس کا آغاز ہوا۔ بنگال کو دہلی سے ملانے کے لئے 1855ء کو ڈھاکہ سے کلکتہ براستہ پٹنہ، الہ آباد، کانپور، آگرہ ریلوے لائن کا کام شروع کیا گیا جو 10 سال میں پایا تکمیل تک پہنچا۔ دوسری طرف دہلی جے پور، اجمیر کا 10 سالہ منصوبہ بھی شروع کیا گیا۔

یکم جولائی 1856ء کو مدراس سے ارکوٹ کے لئے پہلی ٹرین چلی۔ 1856ء کو دہلی کو کراچی سے ملانے کے لئے بھی 10 سالہ منصوبہ شروع کیا گیا۔ جس کے مطابق دہلی، امرتسر، لاہور، خانیوال، ملتان، بہاولپور، رحیم یار خان، سکھر، خیر پور، نواب شاہ، ٹنڈو آدم، حیدر آباد، کوٹری، کراچی تک ریلوے لائن بچھانے کا کام تھا۔ 1858ء کو کھنڈالہ سے پونا تک ریلوے لائن مکمل کی گئی۔ 13 مئی 1861ء کو کراچی سے کوٹری 105 میل کی ریلوے ٹریک کو عوام الناس کے لئے کھول دیا گیا۔ 1864ء دہلی سے کلکتہ تک پہلی ٹرین سروس کا آغاز ہوا۔ **یوں 1880ء تک برصغیر میں 14500 میل کا ریلوے ٹریک بچھا دیا گیا تھا۔** جو اس وقت دنیا کا سب سے بڑا ریلوے نظام تصور کیا جاتا تھا اور آج بھی اس کا شمار دنیا کے بڑے ریلوے نظاموں میں ہی ہوتا ہے۔ پاکستان، بھارت، سری لنکا، بنگلہ دیش میں ریلوے کا یہ وسیع نظام ایک ارب سے زائد لوگوں کو سفری سہولتیں مہیا کر رہا ہے۔ 1880ء تک مختلف نجی کمپنیوں نے 95 کروڑ پاؤنڈ کی سرمایہ کاری کر رکھی تھی جو نہایت منافع بخش سرمایہ کاری ثابت ہوئی۔ 1886ء میں مختلف چار کمپنیوں کو یکجا کر کے نارتھ ویسٹرن سٹیٹ کے نام سے جو ریل شروع کی گئی وہی بعد میں مغربی پاکستان ریلوے اور پھر 1961ء کو پاکستان ریلوے کہلائی۔ 1887ء میں اس وقت کا دنیا کا سب سے بڑا لوہے کا پل سکھر، روہڑی کے درمیان شروع کیا گیا جس میں 3300 ٹن لوہا استعمال ہوا اس پل کا افتتاح اس وقت کے وائسرائے لانس ڈاؤن نے 25 مارچ 1889ء کو کیا یہ تاریخ ساز پل آج بھی قائم ہے۔ جیکب آباد سے چمن براستہ سبی، کوئٹہ ریلوے لائن بھی بچھائی گئی۔ جس میں اس وقت کی دنیا کی لمبی ترین سرنگ بنائی گئی۔ جس کی لمبائی 3.9 کلومیٹر ہے۔ جسے خوجک سرنگ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس کو بنانے کے لئے اس وقت مختلف ممالک سے ہزاروں کی تعداد میں مزدور بلائے گئے جن میں سے سینکڑوں سخت سردی کی وجہ سے بیمار ہو کر مر بھی گئے۔

1890ء میں آٹھ سو سے زیادہ مزدور ٹائیفائیڈ کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ قندھار تک ریلوے لائن کا منصوبہ تھا جو پورا نہ ہو سکا جو آج تک خواب ہی بن کر رہ گیا ہے۔ یہ سرنگ سطح سمندر سے 5 ہزار 394 فٹ کی اونچائی پر ہے۔ 1889ء میں اس سرنگ کے مکمل ہونے سے خیبر پختونخوا میں بچھنے والی لائن کو کراچی سے جوڑ دیا گیا۔ راولپنڈی، پشاور اور لنڈی کوتل کو بھی مکمل کیا گیا۔ یوں کوئٹہ چمن اور پشاور لنڈی کوتل کو دنیا کے شاہکار ریلوے ٹریک میں شمار کیا جانے لگا۔ 4 نومبر 1997ء کو پشاور سے لنڈی کوتل کے لئے پہلی ٹرین کا آغاز ہوا۔ انگریزوں کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک میں ان کی بنائی ہوئی ریلوے لائنوں پر لیٹ کر یا ان کو توڑ کر نظام کو مفلوج بنانے کی بھی اکثر کوشش کی جاتی تھی۔

1947ء میں قیام پاکستان کے وقت تقریباً 8 ہزار 122 کلومیٹر ریلوے لائن پاکستان کے حصے میں آئی۔ اس کے ساتھ ایشیا کی سب سے بڑی اور بہترین ریلوے ورکشاپ تھی، جس کو مغل پورہ ریلوے ورکشاپ کہا جاتا ہے۔

ریل ہر دور میں بچوں، بوڑھوں اور بڑوں کی ہر دلعزیز سواری رہی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب بچے کھیل کود میں ایک دوسرے کی قمیص یا شرٹس پکڑ کر ریل بن کر چھک چھک کرتے نظر آتے تھے۔ کھلونوں میں بھی ریل ایک لازمی جزو تھی۔ جیسے جیسے پاکستان ریلوے پر زوال آتا گیا بچوں نے بھی اس کھیل کو خیر باد کہہ دیا۔ قیام پاکستان کے بعد 1954ء میں مردان سے چارسدہ اور 1956ء میں جیکب آباد سے کشمور کے لئے ریلوے لائن بچھائی گئی۔ اس کے بعد رائے ونڈ سے خانیوال سیکٹر کو الیکٹرک کیا گیا۔

1969ء سے 1973ء میں کوٹ ادو سے کشمور تک ریلوے لائن بچھائی گئی جس سے شمالی پاکستان کو کراچی سے ملایا گیا۔ اس کے علاوہ ملتان لودھراں کا ڈبل ٹریک ایک خاص کام ہے جو پاکستان ریلوے کے نام منسوب کیا جا سکتا ہے۔ مگر حقیقی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ انگریزوں کے دور میں بچھائی گئی 8 ہزار 122 میل کی ریلوے لائن میں اتنا اضافہ نہیں ہوا کیونکہ آج بھی پاکستان ریلوے کے پاس 8 ہزار 122 میل سے زائد کا ریلوے ٹریک نہیں۔ کیونکہ جتنا اس میں اضافہ ہوا اس سے زیادہ پہلے سے بچھائی گئی ریلوے لائن کو ناقابل استعمال کر دیا گیا۔ برطانوی حکومت کو جس ریلوے کو بنانے میں ایک صدی لگی اس کا ستیاناس ہم نے نصف صدی میں کر دیا۔

آج بھارت کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں پر ریلوے منافع بخش ادارہ ہے۔ پاکستان کا رواں سال کا ریلوے کا خسارہ 26252.315 ملینز روپے اور بھارت کا اس سال کا سرپلس 19 ہزار کروڑ روپے ہے۔ دنیا میں ارتقائی عمل میں ترقی کے ساتھ ساتھ ریل کے نظام کو بھی جدید سہولیات پر استوار کیا گیا۔

1908ء میں برطانیہ میں الیکٹرک ٹرین کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد روز بروز اس میں جدت آتی گئی۔ آج دنیا میں بلٹ ٹرین جو رفتار کے لحاظ سے زمینی جہاز ہی ہے۔ زیر زمین ٹرین بھی دنیا کے بیشتر ممالک میں چل رہی ہے۔ لوگوں کی اکثریت کام کاج پر جانے کے لئے ٹریفک کے جھنجٹ سے آزاد ہونے کے لئے اس کا استعمال بڑے شوق سے کرتے ہیں۔ لندن میں زیر زمین ٹرین کی مقبولیت اور اہمیت کا یہ عالم ہے کہ لاڈز اور پارلیمینٹیرین بھی اس میں سفر کرتے عام دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ اندرون شہر ٹرامز کا استعمال بڑے شوق سے کرتے ہیں۔ یورپ کے کئی ایئر پورٹس پر ایک ٹرمینل سے دوسرے ٹرمینل تک جانے کے لئے شٹل ریل سروس کا انتظام ہوتا ہے جو بغیر کسی ڈرائیور کے کمپیوٹرائزڈ پروگرام کے تحت چلتی ہے۔ اکثر ایئر پورٹس کو ریلوے سے منسلک کیا جاتا ہے تاکہ مسافر جہاز سے اتر کر ریل کے ذریعے اپنی منزل مقصود تک جا سکیں۔ یورپ اور برطانیہ کو ٹرین سروس کے ذریعہ ایسا منسلک کیا گیا ہے کہ لوگ روزانہ کام کاج کے سلسلے میں ٹرینوں میں ایسے سفر کرتے ہیں جیسے ہمارے ہاں ایک شہر سے دوسرے میں کیا جاتا ہے۔ مگر فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں جسمانی اذیت اور ذہنی کوفت کا عنصر شامل نہیں ہوتا۔ لوگ دوران سفر اپنا دفتری یا کاروباری کام بھی لیپ ٹاپ پر کر رہے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم وسیم احمد شمس صاحب

دلپذیر و دلنواز شخصیت

مکرم چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب

1986ء کے اواخر میں اس عاجز کا میدان عمل میں پہلا تقرر بطور مربی ضلع اسلام آباد ہوا۔ 1988ء میں چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب ایبٹ آباد سے ٹرانسفر ہو کر اسلام آباد آگئے۔ آپ اس وقت اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ UBL تھے۔ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم ومغفور امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد تھے۔ آپ ایک جہاندیدہ اور زیرک انسان تھے۔ ان کی مردم شناس نگاہ نے چوہدری صاحب کو ایک نہایت اہم جماعتی عہدے کے لئے چن لیا اور جماعت احمدیہ اسلام آباد کا سیکرٹری مال بنا دیا۔ مرحوم چوہدری صاحب نے اس نازک اور اہم ذمہ داری کو بطور احسن نبھایا۔

آپ کی واقفین زندگی سے محبت نے پہلی ملاقات میں ہی ایک دوسرے کے قریب کر دیا۔ چاہت اور الفت کا وہ رشتہ آج ان کی مفارقت کے بعد بھی زندہ اور قائم ہے۔

مکرم چوہدری صاحب چوہدری محمد حسین صاحب آف جھنگ کے سب سے چھوٹے بیٹے اور محترم ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب مرحوم کے بھائی تھے۔ آپ کی ولادت اکتوبر 1939ء کی ہے۔

مکرم چوہدری محمد حسین صاحب چونکہ ایک دیندار اور مذہبی شخصیت تھے۔ لہٰذا بچوں کی تربیت پر اس مزاج کا گہرا اثر تھا۔ نماز روزہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ جماعتی کاموں اور پروگراموں میں ان کی دلچسپی اور شمولیت کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی تھی۔ چنانچہ جھنگ سے میٹرک پاس کرنے کے بعد جب آپ اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لاہور تشریف لائے تو اس دوران قیام فاروق آباد ضلع شیخوپورہ میں تھا۔ مذہبی کاموں میں دلچسپی اور لگن کے سبب آپ اوائل عمری میں ہی قائد مجلس خدام الاحمدیہ منتخب ہو گئے۔

1964ء میں گریجوایشن کے بعد کراچی کے ایک بینک میں آپ کی ملازمت ہو گئی تو آپ کراچی منتقل ہو گئے۔ دنیاوی مصروفیات کے ساتھ ساتھ آپ نے دینی کاموں کے لئے بھی پورا وقت دینا شروع کیا۔ مجلس کی سطح سے کام شروع کیا محنت لگن اور قائدانہ صلاحیت پر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم پڑی تو آپ قائد ضلع کراچی ہو گئے۔ خوش مزاجی اور باغ و بہار طبیعت نے خدام کو آپ کا گرویدہ بنا دیا۔ ایک عمدہ اور فعال ٹیم تیار ہو گئی جس نے خوب محنت اور لگن سے کام کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کو ملک بھر کی مجالس میں اعلیٰ اور عمدہ کارکردگی کے سب سے بڑے اعزاز ''علم انعامی'' سے دو بار سرفراز فرمایا۔

1967ء میں آپ کی شادی چوہدری نذیر احمد صاحب کی صاحبزادی محترمہ امۃ الباسط صاحبہ سے ہوئی۔ چوہدری نذیر احمد صاحب اس وقت ملتان میں کاٹن ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں ملازم تھے۔ عبدالوہاب صاحب نے 43 سالہ نہایت خوشگوار اور پُرسکون ازدواجی زندگی گزاری۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں سے نوازا۔ عبدالجبار رضوان صاحب نیو یارک، عبدالرؤف ریحان صاحب سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اسلام آباد اور عبدالولی عرفان صاحب ایڈووکیٹ جو سب اپنے اپنے گھروں میں شاد و آباد ہیں اور صاحب اولاد ہیں۔

اہل خانہ کے ساتھ ان کا خوشگوار اور محبت بھرا انداز خاکسار نے کئی بار خود ملاحظہ کیا۔ بچوں کے ساتھ اگرچہ دوستانہ انداز سے معاملہ کرتے لیکن دینی کاموں میں کمی یا کوتاہی کو ہرگز نظر انداز نہ کرتے۔ واقفین زندگی کے ساتھ پیار، ان کا احترام اور خدمت کا شوق چوہدری صاحب کو اپنے والد صاحب سے ورثے میں ملا تھا۔ یہ وصف آپ نے اپنی اولاد میں بھی اپنے عملی نمونے سے راسخ کر دیا۔ مقامی مربی سلسلہ ہو یا مرکز کی طرف سے آمدہ بزرگان سلسلہ، ان کا احترام، خدمت اور دیکھ بھال تو جیسے آپ کا فرض تھا۔

بزرگان سلسلہ جب اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لاتے تو ان کے قیام و طعام کی جماعتی انتظام موجود ہونے کے باوجود چوہدری صاحب کی یہ خواہش ہوتی کہ انہیں اپنے گھر لے جائیں۔ چنانچہ محترم امیر صاحب کی اجازت سے اکثر بزرگوں کو وہ اپنے گھر لے جانے پر رضامند کر لیا کرتے۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے گھر میں ایک کمرہ مخصوص کر رکھا تھا۔ دیگر بزرگان کے علاوہ محترم شیخ محبوب عالم خالد صاحب تو ان کے پکے مہمان ہوتے۔ اور محترم چوہدری صاحب کی مہمانداری کی ہمیشہ تعریف فرمایا کرتے تھے۔ گھر پر بزرگوں کی خدمت کی ذمہ داری نوکروں یا بچوں کے سپرد کرنے کی بجائے، خود یہ کام سرانجام دیتے۔ اپنے والد کی دیکھا دیکھی آپ کے بچوں میں بھی جماعتی عہدیداران اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت کا جذبہ اُجاگر ہو گیا۔

1988ء کے رمضان میں اس عاجز کا چوہدری صاحب مرحوم کے ساتھ ایک اور رشتہ قرب و محبت کا استوار ہو گیا اور وہ اس طرح کہ بیت المبارک کی تقلید میں مربیان سلسلہ اپنے سنٹروں پر درس قرآن کریم کا ایک دور مکمل کرتے۔

دستور یہ تھا کہ پارہ سوا پارہ روزانہ درس ہوتا۔ پہلے سادہ تلاوت اور پھر ترجمہ اور تفسیر، دو سے اڑھائی گھنٹے کی یہ ایک خاصی مشکل مشق ہوا کرتی تھی۔ اس وقت تو صحت اور جوانی کا عالم تھا۔ کچھ زیادہ محسوس نہ ہوتا اگرچہ تھکاوٹ تو ہوتی تھی۔ لیکن اب مڑ کے دیکھتا ہوں تو معاً سیدی مرشدی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے درسوں کا خیال آتا ہے تو دل کے جذبات ان کے لئے دعا میں ڈھل جاتے ہیں کہ بڑھاپے میں وہ کس طرح اتنا لمبا وقت روزے کے ساتھ بول لیا کرتے تھے۔

درس عصر سے افطاری تک چلتا۔ خاکسار کے بیت الذکر پہنچنے سے قبل اکثر چوہدری صاحب مرحوم پہنچ چکے ہوتے تھے۔ کبھی کبھار تو خاکسار کو آبپارہ والے مربی ہاؤس سے لانے اور واپس چھوڑنے کی ڈیوٹی بھی دے دیا کرتے۔ درس کے آغاز میں چار پانچ دوست ہی ہوا کرتے پھر رفتہ رفتہ مجلس جمنے لگی۔ چوہدری صاحب باقاعدگی کے ساتھ وقت پر تشریف لاتے اور عین اس عاجز کے سامنے آلتی پالتی مار کر بیٹھ جاتے اور پورے انہماک اور مستقل مزاجی سے اُسی حالت میں بیٹھے رہتے۔ ایک بار خاکسار نے پوچھا، کہ آپ اس طرح جم کر اتنی دیر کیسے بیٹھ لیتے ہیں جبکہ دوسرے بار بار پہلو اور انداز نشست تبدیل کرتے رہتے ہیں تو کہنے لگے۔ بچپن سے اس طرح گھٹنوں بیٹھنے کی عادت پڑ چکی ہے اس لئے مجھے کچھ زیادہ دقت نہیں ہوتی۔ خاکسار کی دلجوئی کے لئے یہ بھی کہہ دیا کہ آپ کی باتوں میں اس قدر مگن اور گم ہوتا ہوں کہ ان چیزوں کی طرف دھیان ہی نہیں جاتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مختلف اوصاف سے نوازا ہے فارسی محاورہ۔ ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اس کیفیت کی خوب عکاسی کرتا ہے۔ چوہدری صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ وصف عطا فرمایا تھا کہ جب بھی کوئی اپنا مسئلہ لے کر پریشانی کے عالم میں ان کے پاس پہنچا آپ نے اپنی بساط کے کناروں تک اس کی مدد کی۔ علاوہ ازیں اس کا گرا ہوا حوصلہ بلند کر دیا۔ یہ بات کبھی ان کی زبان سے نہ سنی کہ میں یوں کر دوں گا بلکہ ہمیشہ پیارے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی امید دلاتے ہوئے کہا کرتے تھے۔ ''اللہ فضل کرے گا''

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہر احمدی کو خدمت دین کی ہر عمر میں اور ہر جگہ پر توفیق عطا ہوتی رہے۔ خدمت دن کا جو سفر جو عین جوانی کے دور میں قائد مجلس کے عہدے سے شروع ہوا۔ وہ آخری عمر تک چلا اور یہ سعادت آپ کو مختلف شکلوں میں پورے اعزاز کے ساتھ نصیب رہی۔ اسلام آباد میں آپ U B L کے سینئر وائس پریذیڈنٹ تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ ناظم انصاراللہ ضلع اسلام آباد مقرر ہوئے اور ایک بار پھر اپنی عمدہ کارکردگی کی بناء پر علم انعامی کے حق دار قرار دئے گئے۔ مرحوم کی مغفرت اور بخشش کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 5 پاکستان ریلوے

ہوتے ہیں، خواتین اپنا میک اپ بھی کرتی نظر آتی ہیں، کچھ اپنا آرام کا کوٹہ دوران سفر ہی پورا کرتے ہیں۔ سب سے خاص بات کہ دوران سفر کوئی کسی دوسرے پر نظر ہی نہیں ڈالتا ہر کوئی اپنے کام میں مگن نظر آتا ہے۔ انٹرنیشنل ٹرینوں کا معیار جہازوں سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ تبھی تو لوگ سیر و سیاحت کے لئے بھی ریل کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس آرام دہ سفر میں باہر کے قدرتی نظاروں سے بھی محفوظ ہونے کا موقع ملتا ہے۔ جو جہاز میں میسر نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ گرمیوں اور سردیوں کی سالانہ چھٹیوں کے موقع پر ریل کے خصوصی پیکیج کا اعلان بھی کیا جاتا ہے تاکہ لوگ چھٹیوں میں ریل کے ذریعے سیر و تفریح سے بھرپور لطف اندوز ہو سکیں۔ برطانیہ اور یورپ کی کامیاب ریل سروس میں چینل ٹنل کا بڑا ہاتھ ہے۔

Channel tunnel زیر سمندر ایک 50.5 کلومیٹر لمبی سرنگ ہے جو برطانیہ کے Dover کو فرانس کے Calais سے ملاتی ہے۔ اس سرنگ میں برطانیہ کی ہائی سپیڈ ٹرین Euro Star چلتی ہے۔ اس سرنگ کا باقاعدہ افتتاح 1994ء میں فرانس کے صدر متراں اور برطانیہ کی ملکہ نے مل کر کیا تھا۔ اسی طرز کی ایک اور زیر سمندر سرنگ جو ریل کے لئے استعمال ہوتی ہے جاپان Seikam Tunnel کے نام سے مشہور ہے جس کی لمبائی 53.85 کلومیٹر ہے۔ یورپ اور برطانیہ میں بچے، بوڑھے اور معذور افراد کے لئے ریل میں سفر کے دوران خصوصی رعایت دی جاتی ہے۔ معذور افراد کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والے کو بھی رعایت کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ جرمنی میں معذور افراد کو ریل کا سفر فری رکھا گیا ہے اور ان کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والے کو بھی کرائے سے مثنٰی کر دیا جاتا ہے۔

یورپ کے اکثر ممالک میں Weekend ٹکٹ جو خصوصی رعایت کے ساتھ دی جاتی ہے تاکہ لوگ چھٹی والے دن سستے سفر کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں اس طرح کاروں وغیرہ کے استعمال میں کمی بھی آتی ہے جس سے ماحول میں آلودگی کو کم بھی کیا جا سکتا ہے اور ٹریفک حادثات کو بھی۔ مثلاً جرمنی میں 35 یورو کی Weekend فیملی ٹکٹ کے ساتھ سولہ سال سے کم کے دو بچے اور دو جوان سارے جرمنی میں کہیں بھی سفر کر سکتے ہیں۔

(روزنامہ ''دن'' 3 نومبر 2011ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

28/اکتوبر2013ء

12:30 am	Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:40 am	فوڈ فار تھاٹ
2:30 am	(دین) کے مطابق زندگی کا مفہوم
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر2013ء
4:15 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
7:05 am	فوڈ فار تھاٹ
7:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر2013ء
8:50 am	ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ 2004ء
12:45 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:20 pm	آداب زندگی
2:00 pm	فرنچ پروگرام 7 مارچ 1999ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 9/اگست2013ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:10 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:30 pm	الترتیل
6:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
7:05 pm	بنگلہ پروگرام
8:10 pm	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
8:40 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm	راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ

29/اکتوبر2013ء

12:20 am	ریئل ٹاک
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
4:00 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
4:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	الترتیل
6:15 am	حضور انور کا مغربی افریقہ کا دورہ 13 مارچ 2004ء
7:00 am	آداب زندگی
7:35 am	کڈز ٹائم
8:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جنوری 2008ء
9:10 am	سفر بذریعہ ایم۔ٹی۔اے
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
1:30 pm	A Trip to Dorrigo
2:15 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر2013ء (سندھی سروس)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:00 pm	سپینش سروس
8:30 pm	قرآنک کوئیز
9:30 pm	غزوات النبیؐ
10:10 pm	نور مصطفویؐ
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

30/اکتوبر2013ء

12:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 25/اکتوبر2013ء (عربی ترجمہ)
2:00 am	جہاد سے انتہا پسندی تک
2:55 am	نور مصطفویؐ
3:05 am	ہماری تعلیم
3:45 am	A Trip to Dorrigo
4:10 am	سوال وجواب
5:10 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	یسرنا القرآن
6:15 am	جلسہ سالانہ یوکے 26 جولائی 2009ء
7:40 am	قرآنک کوئیز
8:45 am	غزوات النبیؐ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی 15/اگست2009ء
1:00 pm	ریئل ٹاک
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سواحیلی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2008ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	دینی وفقہی مسائل
8:40 pm	آخری زمانہ کی علامات
9:35 pm	فیتھ میٹرز
10:30 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ یوکے

31/اکتوبر2013ء

12:30 am	ریئل ٹاک
1:30 am	دینی وفقہی مسائل
2:05 am	آخری زمانہ کی علامات
3:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 13 جنوری 2008ء
4:00 am	انتخاب سخن
5:05 am	عالمی خبریں
5:25 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا لجنہ سے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 15/اگست2009ء
7:25 am	دینی وفقہی مسائل
8:00 am	آداب زندگی
9:00 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 am	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ 14 مارچ 2004ء
12:45 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:50 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو مذاکرہ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اوردرس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 18/اکتوبر2013ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm	کسر صلیب
8:40 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:15 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا دورہ مغربی افریقہ

سیدنا بلالؓ فنڈ

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ میں ایک فنڈ کا اعلان فرمایا۔ اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

’’میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اوران کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔‘‘

اس فنڈ کی عظمت اوراس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ!

’’یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔‘‘

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ!

’’پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔‘‘

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کے لئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں پیش کی جاتی ہے۔

(سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

سنگاپور کے مربی مولانا غلام حسین ایاز صاحب کا جذبہ دعوت الی اللہ

محترم مولانا غلام حسین ایاز صاحب نے دعوت الی اللہ اور خدمت خلق کا جو نہایت اعلیٰ اور قابل قدر نمونہ دکھایا اس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

مکرم محمد نصیب عارف صاحب جو سنگاپور میں قید رہے۔ ان کے اپنے درج ذیل مشاہدات 19 دسمبر 1945ء کو الفضل میں شائع ہوئے۔

سنگاپور کے مربی مولوی غلام حسین ایاز بھی ان پرجوش مجاہدین میں سے ایک ہیں جن کا قابل رشک اخلاص اور دعوت الی اللہ میں انہماک ایک والہانہ رنگ رکھتا ہے۔ جاپان کے گزشتہ ساڑھے تین سالہ ملایا پر قبضہ کی وجہ سے جناب مولوی صاحب کی مساعی جمیلہ جماعت کے سامنے نہیں آسکیں ...... مولوی صاحب موصوف گزشتہ دس سال سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے سنگاپور میں مقیم ہیں اور تحریک جدید کے ابتدائی مجاہدوں میں سے ہیں۔ اور دعوت الی اللہ کے ساتھ اپنے اخراجات کے لئے بھی آپ صورت پیدا کرتے ہیں۔ صرف پہلے چھ ماہ کا خرچ دفتر تحریک جدید نے دیا تھا۔ مارچ 1941ء میں جب یہ عاجز سنگاپور پہنچا۔ تو چند دوستوں کے ساتھ مرکز دعوت الی اللہ میں گیا۔

مولوی صاحب نے اپنی مساعی کا ذکر جس رنگ میں کیا۔ وہ انگشت بدنداں کر دینے والا تھا۔ کس طرح ان کو احمدیت کے لئے تکالیف سہنی پڑیں۔ مخالفین نے (مشن ہاؤس) پر خشت باری کرنا شروع کر دی جس کے نتیجہ میں مولوی صاحب کو کئی دن مکان کے اندر بند رہنا اور خوراک اور دیگر ضروریات کے لئے تنگ ہونا بہت تکالیف کا باعث ہوا۔ چند ماہ بعد جب یہ عاجز ملایا میں کوالالمپور کے مقام میں تھا۔ ایک دن اپنے ڈپو کا چندہ حکیم دین صاحب اکاؤنٹنٹ کو دینے گیا تو آپ نے بتایا کہ اس مخالفت کے نتیجہ میں پولیس نے گورنمنٹ کے ریکارڈ میں بلیک شیٹ میں آپ کا نام سب سے اوپر لکھوایا ہوا تھا۔ ان مخالفین کا کیا حشر ہوا۔ وہ مولوی صاحب خود بیان کیا کرتے تھے کہ سنگاپور مفتوح ہونے پر ایسے تمام لوگ جو میرے مخالف شر اور فتنہ وفساد پر آمادہ رہتے تھے ایک ایک کر کے مختلف جرموں کی پاداش میں جاپانیوں کے ہاتھوں سزایاب ہوئے۔

(ماخوذ از الفضل 18 دسمبر 2006ء)

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ ایم ٹی اے ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم فلائٹ لیفٹیننٹ (ر) عبدالمومن محمود ڈوگر صاحب حال کینیڈا بوجہ عارضہ قلب کینیڈا کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں۔ بائی پاس متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم محمد صغیر صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب گوئی آزاد کشمیر بوجہ کینسر شدید بیمار ہیں کیموتھراپی وعلاج معالجہ سے کوئی افاقہ نہیں ہو رہا۔ چلنے پھرنے اور بولنے سے قاصر ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم افضل طاہر صاحب صدر جماعت احمدیہ رحمٰن پورہ لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری خوش دامن محترمہ سیدہ عابدہ بیگم صاحبہ کینیڈا دائیں آنکھ کی انفیکشن کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ بینائی بھی متاثر ہوئی ہے۔

اسی طرح میرے چھوٹے بھائی مکرم انور طاہر صاحب مربی سلسلہ محمد نگر لاہور پچھلے دنوں برین ہیمبرج کی وجہ سے شدید علیل رہے۔ زبان بند ہو گئی تھی، حافظہ پر بھی اثر پڑا تھا۔ خدا کے فضل سے حالت پہلے سے بہتر ہے۔ ان کی ایک بیٹی سمیرا طاہر طالبہ فرسٹ ایئر شوکت خانم ہسپتال میں زیر علاج ہے اور ایک بیٹا عبدالحئی بعمر 8 سال معذور ہے نہ بیٹھ سکتا ہے اور نہ ہی بول سکتا ہے۔

نیز میرے برادر نسبتی مکرم ڈاکٹر محمد ذوالنواس صاحب نو سال قبل زمبابوے میں ایک روڈ حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے تھے۔ اس وقت سے وہیل چیئر پر ہیں، ریڑھ کی ہڈی شدید متاثر ہوئی اور پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ احباب سے ان تمام کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

فری مٹاپا کیمپ

مورخہ 23۔اکتوبر 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فری مٹاپا کیمپ کا انعقاد ہوگا۔ ضرورت مند احباب وخواتین مٹاپا کیمپ سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور بغیر پرچی بنوائے آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں اس کیمپ سے رابطہ کریں۔

شوگر آگاہی کیمپ

فضل عمر ہسپتال میں مریضوں اور لواحقین کیلئے شوگر آگاہی کیمپ مورخہ 23/اکتوبر 2013ء کو بوقت 10 بجے صبح سیمینار ہال میں منعقد ہوگا۔ ضرورت مند احباب وخواتین اس سے استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور سیمینار میں شمولیت فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔اکتوبر

طلوع فجر	4:54
طلوع آفتاب	6:13
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:32

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

21/اکتوبر 2013ء

2:40 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
4:00 am	سوال وجواب
6:10 am	حضور انور سے طلباء کی ملاقات
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 11/اکتوبر 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
11:45 am	بیت الرحمٰن کا 18 مئی 2013ء کو افتتاح
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 28 دسمبر 2007ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	بیت الرحمٰن کا افتتاح

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

زکریا سٹیل
لاہور
ڈیلر۔ سی۔آر۔سی۔جی پی
ای جی اور کلر شیٹ
Tel: 042-37650510, 37658876, 27658938,37667414

FR-10

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

گھریلو اشیاء برائے فروخت
اے سی 4 عدد، واشنگ مشین + ڈرائیر، جنریٹر
Cultus کار اور دیگر اشیاء اور فرنیچر وغیرہ
مکان بھی کرائے پر دستیاب ہے
4 عدد بیڈروم، اٹیچ باتھ، ڈائننگ ٹی وی لاؤنج، دوطرف گراسی پلاٹ
9/3 دارالصدر غربی حلقہ قمر ربوہ
0303-6293210,0331-7786586

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
فیوچر ریس سکول ربوہ
یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
نیو کیمپس کا آغاز دارالصدر شمالی
گرلز کیلئے ششم ہفتم کے داخلے جاری ہیں
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل: 0332-7057097

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES
ٹیومرز، دل، گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن۔ ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔
ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
کلینک کے اوقات صبح 10 تا 1 بجے دوپہر عصر تا عشاء
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) عبدالباسط ہومیو فزیشن
047-6005688,0300-7705078
پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے